82876 ـ منگنى كے بعد طويل مدت تك عقد نكاح مؤخر كرنا

سوال

ايك برس سے ميرى منگنى ايك لڑكى كے ساتھ ہوئى اور ہر چيز پر اتفاق بھى ہو چكا ہے، ليكن اب منگنى كا عرصہ طويل ہوتا جا رہا ہے، ميں اس كے ساتھ عقد نكاح كرنا چاہتا ہوں ليكن اس كے گھر والے انكار كر رہے.
ان كا كہنا ہے ابھى وہ تعليم حاصل كر رہى ہے يونيورسٹى كى تعليم مكمل ہونے تك مجھے تين برس كا انتظار كرنا ہو گا، اس كے بعد عقد نكاح اور شادى ہو گى ! ! !
مجھے علم نہيں كہ آيا اگر منگنى كا عرصہ طويل ہو جائے تو يہ حرام ہے يا نہيں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

منگنى كے بعد عقد نكاح مؤخر كرنے ميں كوئى حرج نہيں چاہے منگنى كى مدت كتنى بھى طويل ہو جائے، كيونكہ شريعت مطہرہ ميں منگنى اور عقد نكاح كے مابين مدت كى تعيين نہيں كى گئى، بلكہ يہ تو علاقے كے رواج اور عادت كے مطابق ہے، اور طرفيق كى شادى كى تيارى پر منحصر ہے.

بعض اوقات منگنى كے فورا بعد عقد نكاح ہو جاتا ہے اور بعض اوقات منگنى كے ايك ماہ يا سال يا كم و بيش مدت ميں نكاح كيا جاتا ہے.

ليكن بہتر يہى ہے اور ہم نصيحت بھى يہى كرتے ہيں كہ جب وہ نكاح كرنے پر قادر ہو تو پھر منگنى طويل نہيں ہونى چاہيے بلكہ نكاح مكمل كيا جائے؛ كيونكہ استطاعت ہونے كى صورت ميں نكاح كرنے كى ترغيب دلائى گئى ہے.

رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" اے نوجوانوں تم ميں سے جو كوئى بھى طاقت و استطاعت ركھتا ہے وہ شادى كرے، اور جو استطاعت نہيں ركھتا وہ روزے ركھے كيونكہ اس كے ليے روزے ڈھال ہيں "

صحيح بخارى حديث نمبر (5065) صحيح مسلم حديث نمبر (1400).

پھر يہ تجربہ سے بھى ثابت ہے كہ جتنى منگنى طويل ہو گى اس ميں طرفين كے ليے مشكلات ہى پيدا ہوتى ہيں، اور

حقیقی ازدواجی زندگی شروع کرنے سے قبل مشکلات کا باعث بنتی ہے، اور اکثر طور اس سے تو تعلقات و رابطہ ہی ختم ہو جاتا ہے، یا پھر طرفین پر اس کے دو رس اثرات مرتب ہوتے ہیں.

ہم یہاں آپ دونوں کو یہی مشورہ دیں گے یعنی منگنی کرنے والے نوجوان اور لڑکی کے اولیاء اور گھر والوں کو یہی کہیں گے کہ اگر تین سال سے پہلے شادی ممکن نہیں جیسا کہ سوال میں بیان ہوا ہے تو پھر ہم دونوں سے یہی کہیں گے کہ ابھی عقد نکاح کرنے میں جلدی مت کریں.

کیونکہ طویل مدت تك بغیر رخصتی کیے فی الواقع صرف نکاح کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا، اگر طرفین کو علم ہے کہ منگیتر لڑکا اور لڑکی آپس میں سب اجنبیوں کی طرح ہی اجنبی ہیں، جب تك ان کا نکاح نہ ہو جائے وہ اجنبی ہی رہیں گے، اور اسی طرح جب وہ اس کے احکام و آداب اختیار کرنے پر حقیقی طور پر تیار ہیں.

ہم یہ مشورہ اس لیے دے رہے ہیں کہ طویل عرصہ تك صرف عقد نکاح رہنے کی بنا پر تجربہ ہوا ہے کہ اس سے مشکلات ہی پیدا ہوئی ہیں، اور شرعی مشکلات کا شکار ہو جاتے ہیں، بلکہ بعض تو عقد نکاح فسخ بھی کرنا پڑے، بلاشك و شبہ عقد نکاح فسخ کرنے سے طرفین کے لیے منگنی توڑنا زیادہ آسان ہے.

پھر طویل عرصہ تك رخصتی کیے بغیر عقد نکاح رہنے کےمنفی اور سلبی اثرات میں یہ بھی شامل ہے کہ اس عرصہ کے دوران لڑکا اور لڑکی کا ایك دوسرے سے تعلق بڑھ جاتا ہے اور وہ بغیر کسی سبب کے ایك دوسرے کے دل میں گھر کر لیتے ہیں جس کا نفوس پر اثر پڑتا ہے، جس کی بنا پر اس کے احساسات ا ور جذبات اہم معاملات مثلا تحصیل علم اور اعمال صالحہ میں رکاوٹ سی بن جاتے ہیں.

اس سلسلہ میں آپ ذرا درج ذیل قصہ پر غور کریں جو ہمارے پیارے اور محبوب قائد محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا ہے اور اس سے نصیحت حاصل کریں.

صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" ایك نبی نے میدان جہاد میں جاتے ہوئے اپنی قوم سے کہا:

میرے ساتھ وہ شخص مت جائے جس نے عورت سے عقد نکاح کیا اور ابھی رخصتی نہیں، اور نہ ہی وہ شخص میرے ساتھ جائے جس نے گھر تیار کیا لیکن ابھی چھت نہیں ڈالی اور نہ ہی وہ شخص میرے ساتھ جائے جس نے حاملہ بکری یا اونٹنی خریدی ہیں اور وہ ان کے بچے پیدا ہونے کا انتظار کر رہا ہے.

وہ نبی جنگ کے لیے نکل کھڑا ہوا اور عصر کی نماز کے وقت ایك بستی میں پہنچا تو سورج کو مخاطب کر کے

کہنے لگا: سورج تو بھی مامور ہے، اور میں بھی مامور ہوں، اے اللہ اس سورج کو ہمارے لیے روک دے، تو فتح ہونے تک سورج روک دیا گیا، اور مال غنیمت جمع کر کے میدان میں رکھا گیا اور آگ آئی لیکن اس نے مال غنیمت کھایا نہیں.

تو نبی کہنے لگا: تم میں خیانت پائی جاتی ہے، تم میں سے ہر قبیلے کا ایک شخص میری بیعت کرے، تو ایک شخص کا ہاتھ نبی کے ہاتھ سے چپک گیا، تو نبی کہنے لگا: تم میں خیانت پائی جاتی ہے، لہذا تمہارا سارا قبیلہ میری بیعت کرے، تو دو یا تین اشخاص کا ہاتھ نبی کے ہاتھ سے چپک گیا چنانچہ نبی کہنے لگا:

خیانت تم میں ہے، تو وہ گائے کے سر جتنا سونا لائے اور مال غنیمت میں رکھ دیا اور آگ آئی تو مال غنیمت کھا کر چلی گئی، تو اللہ سبحانہ و تعالی نے ہمارے عجز و کمزوری کو دیکھتے ہوئے مال غنیمت حلال کر دیا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (3214) صحیح مسلم حدیث نمبر (1747).

اس قصہ سے شاہد یہ ہے کہ اس نبی نے جہادی مہم سے کئی قسم کے افراد کو دور رکھا جو اس مہم کے قابل نہ تھے ان میں وہ شخص بھی شامل ہے جس نے عورت سے عقد نکاح کر لیا اور اب وہ اس سے بنا اور رخصتی چاہتا ہے، لیکن ابھی اس کی مراد پوری نہیں ہوئی.

بخاری کے شارح ابن بطال رحمہ اللہ نے مہلب رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ: اس میں یہ دلیل پائی جاتی ہے کہ دنیاوی فتنے نفس کو خیب و خسران کی طرف بلاتے ہیں؛ کیونکہ جس نے عورت سے عقد نکاح کر لیا ہو اور اس کی رخصتی نہ ہوئی ہو کچھ ہی عرصہ میں رخصتی اور بنا ہونے والی ہو تو اس کا دل اس کی طرف واپس جانے سے متعلق ہوگا اور وہ یہی سوچتا رہےگا کہ کب واپس جاؤں، اس طرح جس اہم کام کے لیے وہ آیا ہے شیطان اسے اس کام سے مشغول کر کے دوسری طرف لگا دےگا، اسی طرح دنیا کا مال و متاع اور خوبصورتی بھی.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

یہاں اس واقع میں اسے روکنے کی غرض یہ ہے کہ وہ اپنا دل و دماغ جہاد کے لیے فارغ کرے اور پوری چستی کے ساتھ جہاد میں جائے؛ کیونکہ جس شخص کا عقد نکاح ہوا ہے اس کے خیالات تو پیچھے اپنی بیوی کے متعلق ہی ہونگے، لیکن اگر رخصتی ہو چکی اوردخول کر لیا ہو تو پھر ایسے شخص کے لیے معاملہ زیادہ آسان ہوگا، اس کی مثال نماز سے قبل کھانے میں مشغول ہونے کی ہے.

لیکن یہ رائے اس صورت میں جب کسی معتبر یا سخت عذر کی بنا پر آپ دونوں کے لیے جلد نکاح کرنا ناممکن ہو، ہماری رائے کے مطابق صرف پڑھائی اور تعلیم کے حصول کی خاطر شادی میں تاخیر کرنا صحیح نہیں، اور ہم اس تاخیر کا آپ کو مشورہ بھی نہیں دیتے.

فضیلۃ الشیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ کا کہنا ہے:

" شادی جلد کرنی واجب ہے، اور نوجوان میں تعلیم اور پڑھائی کی خاطر اپنی شادی میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے، اور اسی طرح تعلیم کی خاطر لڑکی کی شادی میں بھی تاخیر نہیں کرنی چاہیے.

کیونکہ شادی اس تعلیم میں مانع نہیں، بلکہ نوجوان کے لیے شادی کر کے اپنے نفس اور عفت اور دین کو محفوظ کرنے کے ساتھ ساتھ تعلیم حاصل کرنا بھی ممکن ہے.

اور اسی طرح اگر لڑکی کو برابر اور کفو کا رشتہ مل جائے تو اس کو شادی جلد کرنی چاہیے اگرچہ وہ تعلیم بھی حاصل کر رہی ہو، چاہے میٹرک میں ہو یا ایف اے اور بی اے یا ایم اے کر رہی ہو شادی میں مانع نہیں.

اس لیے جب رشتہ مناسب اور کفو کا ہو تو جلد شادی کرنی چاہیے اس میں تعلیم مانع نہیں.

اگر اس کے لیے کچھ تعلیم چھوڑنی بھی پڑے تو کوئی حرج نہیں، اہم یہ ہے وہ اتنی تعلیم ضرور حاصل کرے جس سے اسے دین کی سمجھ آ جائے، اور باقی تو فائدہ کے لیے ہے.

اور پھر دور حاضر میں تو خاص کر شادی میں بہت سارے فوائد و مصلحتیں ہیں؛ اور تاخیر سے شادی کرنا نوجوان لڑکے اور لڑکی دونوں کے لیے نقصاندہ اور ضرر کا باعث ہے.

اس لیے ہر جوان لڑکے اور لڑکے کو جتنی جلد ہو مناسب رشتہ ملنے پر شادی کرنی چاہیں، تا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درج ذیل فرمان پر بھی عمل ہو سکے:

" اے نوجوانوں کی جماعت تم میں سے جو کوئی بھی استطاعت رکھتا ہو تو وہ شادی کرے،کیونکہ یہ آنکھوں کو نیچا کرنے کا باعث اور شرمگاہ کو محفوظ بناتی ہے، اور جو استطاعت نہیں رکھتا تو وہ روزے رکھے کیونکہ یہ اس کے لیے ڈھال ہے " متفق علیہ

یہ حدیث لڑکے اور لڑکي سب کو شامل ہے صرف مردوں کے ساتھ خاص نہیں، بلکہ سب کے لیے عام ہے، اور سب ہی شادی کے ضرورتمند ہیں.

ہم اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا گو ہیں کہ وہ سب کو ہدایت نصیب فرمائے.

دیکھیں: مجموع فتاوی و مقالات متنوعۃ (20 / 421 - 422).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سےدرج ذیل سوال کیا گیا:

لوگوں میں ایك عام عادت پھیل چکی ہے کہ لڑکی یا اس کا والد میٹرك یا گریجویشن کی تعلیم مکمل کرنے کا کہہ کر آنے والا رشتہ ٹھکرا دیتے ہیں، یا پھر یہ کہ وہ چند برس تك پڑھائیگی اور پھر شادی کرینگے ایسا کرنے کا حکم کیا ہے اور ایسا کرنے والوں کو آپ کیا نصیحت کریں گے؛ بعض لڑکیاں تو تیس برس یا اس سے بھی زیادہ کی عمر کو پہنچ جاتی ہیں اور ان کی شادنہیں ہوتی ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

اس کے حکم میں ہم یہ کہیں گے کہ یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت ہے؛ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جب تمہارے پاس ایسا شخص آئے جس کے دین اور اخلاق کو پسند کرتے ہو تو تم اس کی شادی کردو "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1084).

اور ایك حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اے نوجوانوں کی جماعت تم میں سے جو کوئی بھی استطاعت رکھتا ہے وہ شادی کرے، کیونکہ یہ نظروں کو نیچا کر دیتی ہے اور شرمگاہ کی حفاظت کرتی ہے "

اور شادی نہ کرنا شادی کی بہت ساری مصلحتوں کو ختم کر کے رکھ دیتا ہے؛ اس لیے میں عورتوں کے اولیاء اور اپنے مسلمان بہنوں اور بھائیوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ پڑھائی کی تکمیل یا پھر پڑھانے کی بنا پر شادی میں رکاوٹ مت ڈالیں، بلکہ شادی کریں اور اس کے لیے ممکن ہے کہ عورت شادی کے بعد تعلیم کی تکمیل کرنے کی شرط رکھ لے.

اور اسی طرح سال یا دو برس تك پڑھانے کی شرط رکھے کہ جب تك اولاد نہ ہو وہ پڑھائیگی اور پھر چھوڑ دےگی تو اس میں کوئی حرج نہیں.

یہ کہ عورت ایسے علوم میں گریجویشن کرتی پھرے جس کی کوئی ضرورت نہیں یہ غور و خوض کا محتاج ہے.

میری رائے تو یہی ہے کہ جب لڑکی پرائمری کر لے اور وہ کتاب اللہ اور احادیث نبویہ پڑھنے کے اور لکھنے اور تفسیر پڑھنے کے قابل ہو جائے اور اسے فائدہ دینے لگے تو یہی کافی ہے؛ الا یہ کہ اگر کوئی ایسا علم ہو جس کی لوگوں کو ضرورت ہو اور اس کے بغیر کئی چارہ نہ ہو مثلا میڈیکل وغیرہ لیکن اس میں بھی شرط یہ ہے ایسا کرنے میں کوئی شرعی ممانعت نہ پائی جائے اور مرد و عورت کا اختلاط نہ ہو " انتہی

دیکهیں: فتاوی علماء البلد الحرام (390).

واللہ اعلم